بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
Hizb ut Tahrir

مرکزی میڈیا آفس

منگل، 18 ذوالحجہ، 1437ھ | 20/09/2016 | نمبر: 1437 AH/061

پریس ریلیز

یمن کے بچوں کے لئے کون ہے؟

اقوام متحدہ کے ادارہ برائے خوراک وزراعت کی حال ہی میں شائع ہونے والی رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ یمن کی کل آبادی میں سے تقریباً 1 کروڑ 10 لاکھ لوگ غذا کی شدید قلت کا شکار ہیں۔ اس تعداد میں وہ 48 لاکھ لوگ شامل ہیں جو ہنگامی حالات کا شکار ہیں جبکہ 13 لاکھ بچے قلتِ خوراک کا شکار ہیں جن میں سے پانچ سال سے کم عمر ہر تیسرا بچہ شدید غذائی قلت کا شکار ہے۔ وہی مزید 8 لاکھ 50 ہزار بچے قحط جیسے خطرات کا سامنا کر رہے ہیں۔ بمباری، ادویات یا ایندھن کی قلت کی وجہ سے 600 ہسپتال اور بنیادی صحت کے مراکز بند پڑے ہیں جس کے سبب 70 لاکھ بچے حفظان صحت کی سہولتوں سے محروم ہیں۔

ایک طرف سعودی قیادت میں عرب اتحاد کے جیٹ طیارے اور دوسری طرف حوثی قبائل اور صدر علی عبداللہ صالح کے دیگر حامیوں کی توپوں کی مسلسل اور قصداً بمباری، جس کی مجرمانہ حقیقت غزہ اور جنوبی لبنان کے لوگوں پر یہودی وجود کی ہونے والی ننگی جارحیت کے ہم پلہ ہے، نے یمن کے بچوں کے لیے ایک انسانی المیہ پیدا کر دیا ہے۔ ڈیڑھ سال سے یمن میں بڑھتی ہوئی جنگ نے یہاں کے لوگوں کے لیے کرب وابتلا اور قیامت خیز حالات پیدا کر دیے ہیں خصوصاً بچوں پر اس کے شدید اثرات اور بھی زیادہ ہیں۔ مجلس عظمیٰ برائے متاثرہ اطفال یمن (ذچہ وبچہ) کی رپورٹ کے مطابق مارچ 2016 تک 1600 بچوں کی ہلاکت اور 2258 کے زخمی ہونے کی مصدقہ خبریں مصول ہوئی ہیں۔ ان زخمیوں میں 1650 بچے اور بچیاں ایسی ہیں جو اس جنگ کی وجہ سے اب معذور ہیں۔ اور مزید یہ کہ 10 ہزار بچے بنیادی حفظانِ صحت کی سہولتوں کی یکسر عدم موجودگی کی وجہ سے بیماری اور وباؤں کے سبب اپنی جانیں کھو چکے ہیں۔

ایک طرف جہاں اگر سعودی عرب علاقائی اور بین الاقوامی قوتوں کے ہمراہ جنگی جرائم کے مرتکب ہوئے ہیں تو دوسری طرف حوثی قبائل بشمول صالح کے حمایتی بھی قبیح جرائم میں ملوث ہیں۔

ہیومن رائٹس واچ نے رپورٹ کیا کہ اس مصلح تصادم میں جہاں بین الاقوامی اور علاقائی دونوں طرح کے فریق موجود ہیں، بازاروں اور خوردونوش کی ترسیل کرنے والی گاڑیوں کو قصداً ہوائی حملوں میں ہدف بنا کر، شہروں اور قصبوں کا محاصرہ کر کے ان کو خوراک اور ادویات کی رسد سے محروم کر کے قحط سالی جیسے حالات پیدا کر دیے گئے ہیں جو کہ پوری ایک نسل کو موت کے دہانے تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں بلکہ یہ دراصل عمداً بچوں کو بھوکا مارنے کی کوشش ہے۔

تعلیمی تسلسل بھی اس جنگ کے اثرات سے بچ نہیں سکا اور عملاً 2015 سے مکمل طور پر تمام تعلیمی سرگرمیاں معطل ہیں۔ اوسطاً ہر ہفتہ 2 سکول نشانہ بن رہے ہیں جس کی وجہ سے سکول جانے والی عمر کے بچوں میں سے تقریباً آدھے بچے سکول نہیں جا رہے ہے۔ سینکڑوں سکول مکمل یا جزوی تباہ ہو چکے ہیں اور رہے سہے باقی پناہ گزینوں کے لیے عارضی اقامت گاہ کا کام کر رہے ہیں۔ اس سبب آج 30 لاکھ بچے تعلیم سے محروم رہ گئے ہیں اور سکول سے بچوں کے انخلا کا تناسب 49 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔

بظاہر اس جنگ کے ہاتھوں یمن میں بچوں کے حقوق کی پامالی پر اقوام متحدہ نالاں اور متنبہ کرتی نظر آتی ہے لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ یہی اقوام متحدہ سعودی عرب کی قیادت میں عرب اتحاد کو اپنی سالانہ مصلح تصادم کی رپورٹ میں blacklisted ممالک کی فہرست سے نکال دیتا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایسی ہی منافقانہ روش کے سبب اس کو دنیا کی طاقتور ریاستوں کے اثر ورسوخ کے مقابلہ میں بودی اور ایک جانب دار تنظیم سمجھا جاتا ہے جو کہ ایک مکروہ اور شر انگیز عالمی منصوبہ کے سہولت کار کا کردار ادا کر رہا ہے۔

حزب التحریر آفیشل ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.org
حزب التحریر میڈیا آفس ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.info
ٹیلیفون/فیکس: 009611307594 موبائل: 0096171724043
ای میل: ws-cmo@hizb-ut-tahrir.info

لیکن اس تمام تر صورتحال کی قیمت یمن کے بچے چکا رہے ہیں۔ان بچوں کی زندگیاں اور خوابوں پر ان کے اپنے ہم وطنوں یعنی حوثی قبائل اور انتہائی برے پڑوسی یعنی سعودی عرب کے حکمران نے ڈاکہ ڈالا ہے۔ سعودی عرب اور ان کے حلیفوں کے میزائلوں اور حوثی قبائل اور ان کے حمایتیوں کی بارودی سرنگوں کے سبب یمنی بچوں کی کٹی پھٹی لاشیں، اس پر بے شرم خاموشی اختیار کرنے والا عالمی اور عرب ذرائع ابلاغ (میڈیا) اور نام نہاد عالمی سماج کی منافقت، آنے والے وقتوں میں سب کے ضمیر پر بوجھ اور ملامت کا باعث رہے گا۔

خوشحال یمن عرب دنیا میں موریطانیہ کے بعد غریب ترین ملک بن گیا ہے جہاں بھوک کے شکار بچوں کی شرح دنیا میں بلند ترین ہے۔

ہم یہاں حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس کے شعبہ خواتین کی جانب سے تمام مسلمانوں سے پُرزور مطالبہ کرتیں ہیں کہ یمن کے بچوں کی خاطر مداخلت کریں اور ان مجرمانہ ہاتھوں کو، جو کہ ان کے قتل کے درپے ہے، روکیں اور اٹھیں اور اپنے اوپر سے اس کفر نظام اور اس کے کارندوں کو جنہوں نے اس خطے اور اس کے لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے کو اتار پھینکیں۔ یمن میں اور اس کے بچوں کے لئے خوشیاں دوبارہ لوٹ آئیں گی جب صرف ربانی نظام عدل، خلافت علیٰ منہج النبوۃ کی حکمرانی لوٹے گی جو تمام امت، سمیت اس کے بچوں، عورتوں، مردوں اور بزرگوں کی حفاظت کرے گی اور ہر اس ہاتھ کا محاصبہ کرے گی جن کے ہاتھ ان کے خون سے رنگے اور قتل و غارت کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں اور اس معاملے میں کسی بھی قسم کی نرمی کی گنجائش نہیں چاہے یہ مجرم کعبہ کے غلاف سے چمٹے ہوئے ہوں۔

شعبہ خواتین
مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر